غرض کہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے، نامور اور گمنام لوگ شامل ہیں، یہ مضامین جہاں مولانا کے تاثرات اور ان کے مخصوص اسلوب بیان کے آئینہ دار ہیں، تاریخی اعتبار سے بھی ایک دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سرگذشت حیات از شیخ نذیر حسین صاحب - تقطیع متوسط ضخامت ۲۴۱ صفحات، ٹائپ باریک مگر روشن، قیمت مجلد/۲. پتہ۔ مجلس ترقی ادب لاہور -

گذشتہ چند برسوں میں عربی میں دو خود نوشت سوانح عمریاں بڑی معرکہ آرا چھپی ہیں۔ جنھوں نے علم و ادب کی دنیا میں دھوم مچادی، اور حسن اتفاق ہے کہ یہ دونوں مصنف نہ صرف ایک ملک بلکہ ایک شہر سے تعلق رکھتے ہیں، ان کتابوں کے نام ہیں "الایام" اور "حیاتی"، اول الذکر کتاب ڈاکٹر طہٰ حسین کی خود نوشت سوانح حیات ہے اور موخرالذکر ڈاکٹر احمد امین کی، اور دونوں دنیائے عرب کے نامور ادیب، محقق اور مصنف ہیں۔ الایام کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے، اب خوشی کی بات ہے کہ شیخ نذیر حسین صاحب نے جو اردو دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) لاہور کے ایڈیٹر اور بڑے فاضل شخص ہیں، ڈاکٹر احمد امین کی کتاب کا بھی ترجمہ شائع کر دیا ہے، ترجمہ کی زبان سہل، سلیس اور شگفتہ و رواں ہے، کتاب میں جگہ جگہ ضروری حواشی بھی ہیں جن سے اعلام و اشخاص اور مقامات کے سمجھنے میں مدد ملے گی، ہر بڑے انسان کی سوانح عمری کی طرح اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ وہ کون سے عوامل اور موثرات تھے جنھوں نے ڈاکٹر احمد امین کو دنیائے علم و ادب کی ایک نمایاں شخصیت بنایا۔ اس بنا پر نوجوانوں کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔

دیوان اثر مرتبہ ڈاکٹر کامل قریشی، تقطیع متوسط، ضخامت ۲۷۰ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر، قیمت -/18 - پتہ:۔ انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی۔

خواجہ محمد میر اثر، خواجہ میر درد کے برادر خورد اور ان کے تربیت یافتہ اور اپنے زمانہ کے نامور شاعر تھے۔ ان کی مثنوی خواب و خیال۔ ان کے کمال فن اور قدرت زبان و بیان کی روشن دلیل ہے، اگرچہ ان کا دیوان بھی چھپ چکا ہے لیکن لائق مرتب نے اس کو چار مخطوطات اور

چند بیاضوں اور تذکروں کی روشنی میں متنی تنقید کے اصول پر مرتب کیا اور اس پر دہلی یونیورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری لی ہے، بھر اثر کے حالات کم ملتے ہیں، موصوف نے ان کو بھی محنت شاقہ سے فراہم کرکے کتاب کے حصہ اول میں جو ۱۰۵ صفحات پر مشتمل ہے مندرج کیا ہے۔ شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں خواجہ محمد میر اثر کے عہد کی شخصیت اور فن کی اہمیت دیوان اثر کے مخطوطات کی روئداد ، دیوان کی ترتیب میں مخطوطات کے علاوہ جن تذکروں اور بیاضوں سے مدد لی گئی ہے اُن کا مکمل تعارف اور اڈیٹنگ میں جن اصول کو مرعی رکھا گیا ہے، ان سب چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔ پھر دیوان کے خاتمہ پر اثر کی ایک مثنوی "بیان واقع" جس میں شاعر نے اوّلاً والد اور والدہ کی طرف سے اپنا پورا نسب نامہ بیان کیا۔ اور اس کے بعد مثنوی کے ایک حصہ میں اپنے والد ماجد خواجہ محمد ناصر عندلیب جو صاحب معرفت و باطن تھے ان کے چند روحانی کمالات کا ذکر کیا ہے، بہ طور ضمیمہ شریک اشاعت کردی گئی ہے، اور اس کے بعد "دیوانِ اثر ایک نظر میں" فرہنگ الفاظ، کتابیات اور اشاریہ، یہ سب کچھ ہے۔

غرض کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کتاب تحقیق و تدوین کا شاہکار ہے اور ان نوجوانوں کے لئے ایک مینارۂ روشنی ہے جو اس نوع کے تحقیقی کاموں میں مصروف ہیں اس کتاب کی اشاعت سے اردو زبان و ادب کے علمی اور تحقیقی سرمایہ میں بڑا اچھا اضافہ ہوا ہے۔

(س - ع)